

نظام وصیت کی اہمیت و عظمت

”رسالہ الوصیت“ کی روشنی میں

(عطاء المجیب راشد۔ لندن)

امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود ﷺ کی توے (90) سے زائد تصانیف میں ”رسالہ الوصیت“ کو ایک بلند مقام اور نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ یہ کتاب دسمبر 1905ء کی تصنیف ہے۔ اس کتاب کی تصنیف کا فوری پس منظر وہ متعدد الہامات ہیں جو آپ کو بار بار ہوئے اور جن میں آپ پر یہ ظاہر کیا گیا کہ اب آپ کی وفات کا وقت قریب آ گیا ہے۔ دنیا دار تو ایسی خبر ملنے پر گھبرا جاتے ہیں لیکن خدا کے پاک بندوں کا رد عمل بالکل مختلف ہوتا ہے۔ حضرت مسیح پاک ﷺ نے اس موقع پر یہ عظیم الشان کتاب تصنیف فرمائی اور جماعت کو قرب وفات کے بارہ میں ہونے والے الہامات سے آگاہ کرتے ہوئے تسلی دی کہ اس خبر سے گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم ایک زندہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں جو ہر دم زندہ اور حی و قیوم ہے۔ ہاں آپ کی اور افراد جماعت کی طبعی فکر مندی کو دور کرنے کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ مسیح پاک ﷺ کو خدا تعالیٰ نے مبعوث کیا ہے اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگا لگا ہوا ایک پودا ہے جس نے بہر صورت آگے بڑھنا، ترقی کرتی کرنا اور بالآخر ساری دنیا پر روحانی طور پر غالب آنا ہے، خدائے قادر و توانا اور علیم وخبیر نے آپ کو دو عظیم الشان بشارتیں عطا فرمائیں۔ ایک بشارت کا تعلق آپ کے وصال کے بعد جماعت میں روحانی نظام قیادت یعنی خلافت کے قیام سے ہے جس کو آپ نے قدرت ثانیہ کے الفاظ میں بیان کیا۔ دوسری بشارت کا تعلق روحانی زندگی کی بقا اور ترقی کے لئے نظام وصیت کے قیام سے ہے۔ ہر دو عظیم الشان بشارتوں کی تفصیل اور متعلقہ امور کی وضاحت حضرت مسیح پاک ﷺ نے کتاب ”الوصیت“ میں تحریر فرمائی ہے۔ یہ کتاب اگرچہ کتابی سائز کے صرف چالیس صفحات پر مشتمل ہے لیکن غیر معمولی شوکت والے بیانات سے بھری ہوئی ہے۔

اس مضمون میں یہ ارادہ کیا ہے، وباللہ التوفیق، کہ نظام وصیت کی اہمیت اور عظمت کے مضمون کو رسالہ الوصیت میں مندرجہ تحریرات کی روشنی میں کسی قدر اجاگر کیا جائے۔ حتی الوسع اسی ترتیب کے ساتھ جس طرح یہ بیانات کتاب میں درج ہیں۔

✽..... کتاب کی بالکل ابتداء میں فرمایا:

”میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔“

اس فقرہ سے پتہ لگتا ہے کہ حضور ﷺ نے یہ کتاب بہت محبت بھرے دلی جذبات کے ساتھ بطور نصیحت لکھی ہے اور خاص طور پر وہ احباب جماعت مخاطب ہیں جن کو حضور ﷺ نے ”دوستوں“ کے پیار بھرے لفظ میں یاد فرمایا ہے۔ گویا یہ محبت کرنے والے اور مسیح پاک علیہ السلام سے محبت کا دعویٰ کرنے والے کتاب کے اولین مخاطب ہیں اور پھر اس کتاب کے عمومی پیغام کا دائرہ دیگر لوگوں تک پھیلا ہوا ہے خواہ وہ لوگ جماعت کے ہوں یا غیر از جماعت ہوں۔

اس فقرہ سے حضور ﷺ نے ضمناً اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ حضور ﷺ کی تحریرات اور آپ کے کلام سے احباب کو ہمیشہ بھر پور استفادہ کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ کا کلام اور آپ کی تحریرات کوئی معمولی تحریرات نہیں ہیں۔ ایک دوسری جگہ آپ نے اپنی تحریرات کے بارہ میں یہ الفاظ خود تحریر فرمائے ہیں جو ہمیشہ ہر احمدی کو یاد رکھنے چاہئیں۔ فرمایا:

”میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ اور حرف کو زندگی بخشتی ہے۔“ (ازالہ اوبام صفحہ 403)

✽..... ”پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے میری موت کی خبر دے کر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی۔“

اس فقرہ میں آپ نے کتاب کے لکھے اور اس میں نصائح درج کرنے کے فوری پس منظر کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ نے عربی اور اردو میں وحی الہی کا ذکر فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ اسی مقدس وحی نے جہاں ایک طرف مجھے میری وفات کی خبر دی ہے (جس کی وجہ سے طبعاً ہر ایک کو فکر مندی ہوگی) اسی وحی کی وجہ سے میرے دل میں یہ تحریک ہوئی ہے کہ میں یہ نصائح لکھوں جن کی وجہ سے انہیں پڑھنے اور ان پر عمل کرنے والوں کے لئے غیر معمولی تسلی اور اطمینان قلب کی صورت پیدا ہوگی۔ گویا یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی وحی کے تابع ہے، نظام خلافت کا قیام بھی اور نظام وصیت کا اجراء بھی۔

✽..... ”ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے۔“

اس فقرہ سے پتہ لگتا ہے کہ یہ دونوں نظام جو اللہ تعالیٰ کی ایماء سے قائم ہوں گے نہ صرف خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ہوں گے بلکہ ایسے کھلے کھلے نشان ثابت ہوں گے کہ دنیا ہمیشہ ان کی عظمت کو دیکھتی رہے گی۔ اور ان نشانوں کا وجود کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ نظام خلافت بھی اور نظام وصیت بھی ہمیشہ جاری رہیں گے۔ نیز یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ان ہر دو نشانوں کا وجود حضرت مسیح موعود ﷺ کی صداقت کو ثابت کرنے کا ذریعہ ہوگا۔ اور ان دونوں کے لئے مسیح پاک ﷺ کی سچائی مستقبل میں واضح تر ہوتی چلی جائے گی۔

✽..... جماعت میں نظام خلافت کے قیام کی بشارت اور جماعت کی ترقیات کے نہایت ایمان افروز تذکرہ کے بعد الوصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔“

اس سے ایک تو یہ بات قطعی طور پر معلوم ہوتی ہے کہ نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کے مدفن کا نام بہشتی مقبرہ ہے اور یہ نام الہامی ہے۔ اس جگہ حضور ﷺ نے جو طرز کلام اختیار فرمایا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ نام اس مقدس جگہ کے لئے عطا فرمایا ہے اور فرشتوں کی زبانی یہ نوید آپ کو عطا ہوئی۔

✽..... اس بہشتی مقبرہ کے بارہ میں فرمایا:

”ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔“

یہ فقرہ واضح کرتا ہے کہ یہ خبر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو دی گئی کہ اس میں جو برگزیدہ اور متقی لوگ دفن ہوں گے وہ اس زمرہ ابراہیم شامل ہوں گے جن کے لئے جنتی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ یہ مضمون حضور ﷺ کی اسی کتاب میں متعدد بار متنوع انداز میں بیان ہوا ہے اور ان سب کو یکجا نظر میں رکھنے سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ نظام وصیت کی شرائط، جو اللہ تعالیٰ کے ایما پر حضرت مسیح پاک ﷺ نے تحریر فرمائیں، کو پورا کرنے والے بہشتی اور جنتی لوگ ہی اس قابل بنائے جائیں گے کہ اس مقدس قبرستان میں تدفین کی سعادت ان کو ملے۔ جو اس معیار پر پورا نہ اترے گا اور عند اللہ جنتی نہ ہوگا اس کی تدفین کی راہ میں خدائے قادر کی طرف سے کوئی نہ کوئی روک ڈال دی جائے گی۔

✽..... نظام وصیت کے حوالہ سے قائم ہونے والے بہشتی مقبرہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ حضرت مسیح پاک ﷺ نے تین بار بڑی ہی پر معارف دلی دعائیں اس کے لئے کی ہیں۔ پہلی بار دعا کے الفاظ یہ ہیں:

”میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ“

اس دعا میں حضور ﷺ نے بہشتی مقبرہ کے بارگاہ ہونے اور واقعی بہشتی مقبرہ بنائے جانے کی بھی دعا کی ہے۔ اور یہ بھی کہ یہ جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ پاک دل لوگوں کی صفات کا بھی ساتھ ہی ذکر فرمایا ہے تا یہ سب باتیں ہر موصی پر خوب واضح رہیں اور وہ صرف وصیت کرنے پر ہی اکتفا نہ کرے بلکہ ان سب اوصاف کو واقعی طور پر اپنے اندر پیدا کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہے۔

✽..... دوسری بار کی دعا کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

”میں پھر دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو نئی مواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملوثی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ“

اس دعا میں حضرت مسیح پاک ﷺ نے اپنی محبت بھری دعا میں چند اوصاف کا ذکر فرمایا ہے تا یہ امر پوری طرح ذہن نشین رہے کہ کون سی صفات حسنہ ہیں جن کا حامل حقیقت میں ان دعاؤں کا وارث ہوگا۔ پاک دل ہونے کا ذکر اس دعا میں دوسری بار آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح پاک ﷺ کے نزدیک نظام وصیت میں شمولیت کے لئے یہ ایک بنیادی شرط ہے اور ایک سچے موصی کا یہ بنیادی وصف ہے کہ وہ واقعی ایک پاک دل انسان بن جائے۔

✽..... تیسری بار حضرت مسیح پاک ﷺ کی دعا کے الفاظ یہ ہیں:

”پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ بگلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراح ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ“

اس تیسری بار کی دُرد و دعا میں بھی چند غیر معمولی اوصاف کا ذکر ہے جو ایک موصی کو صحیح معنوں میں عند اللہ موصی بنانے کے لئے از بس لازم ہیں۔ ان اوصاف پر یکجائی طور پر نظر کی جائے تو یہ امر خوب کھڑ کر سامنے آتا ہے کہ حضرت مسیح پاک ﷺ نے جن پاک دل لوگوں کا ذکر پہلی دُرد و دعا میں فرمایا ہے یہ سب اوصاف گویا نیک دلی کے بلند مقام تک پہنچنے کے زینے ہیں اور ان راہوں سے گزرے بغیر نفس کو پاک کرنے کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

یہ امر بھی خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ حضرت مسیح پاک ﷺ نے بہشتی مقبرہ کے حوالہ سے اس میں دفن ہونے والے خوش نصیبوں کے لئے تین بار بڑے درد اور الحاج سے دعائیں کی ہیں اور یہ بات اپنی ذات میں ایک غیر معمولی بات ہے جو سارے نظام وصیت کی عظمت اور اہمیت پر روشنی ڈالتی ہے۔ تینوں بار دعا کے آخر پر آمین يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ کے الفاظ بڑے اہتمام سے درج ہیں۔ یہ بھی ایک خاص بات ہے جو یہ اشارہ بھی کرتی ہے کہ وصیت کا سارا نظام رب العالمین کے اشارہ اور ایما پر جاری ہوا اور اسی رب العالمین کے حضور عاجز و اند دعاؤں سے اس کی بنیادوں کو استوار کیا جا رہا ہے۔

ان تین بار کی دعاؤں پر اس پہلو سے بھی نظر کرنی چاہئے کہ ان میں مسیح پاک ﷺ نے ان اوصاف کا ذکر فرمایا ہے جو آپ ایک موصی میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جو دراصل وصیت کے استحقاق کی شرط کے طور پر ہیں۔ اگر ابتداء میں یہ اوصاف کسی موصی میں نہ بھی ہوں تو اسے یہ پیغام خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ یہ وہ صفات ہیں جو اسے اپنے ماٹو کے طور پر یاد رکھنی چاہئیں اور دیا ننداری کے ساتھ یہ سب اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

✽..... بہشتی مقبرہ کے بارہ میں آپ نے فرمایا ہے:

”اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا ہے کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ ”أَنْزَلَ فِيهَا كُلَّ رَحْمَةٍ“، یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔“

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشتی مقبرہ کا نام خود خدا تعالیٰ نے رکھا ہے اور ”بڑی بھاری بشارتیں“ اس سلسلہ میں آپ کو عطا ہوئی ہیں۔ اور ”ہر ایک قسم کی رحمت“ اس میں اتاری گئی ہے۔ یہ سب امور اس بہشتی مقبرہ کے بلند و بالا مقام اور اس کے مہبط انوار ہونے کا قطعی ثبوت ہیں۔ اس کی عظمت کے گواہ ہیں۔ اسی وجہ سے مزید تحریر فرمایا کہ آپ نے وحی ختمی کے نتیجے میں اس مقدس قبرستان۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے تین بنیادی شرائط مقرر فرمائیں۔

1- شرط اول کے طور پر کچھ مالی ادائیگی جو گویا اتفاق فی سبیل اللہ کا فوری اور پہلا زینہ ہے۔

2- ترکہ کے دسویں حصہ کی ادائیگی کی وصیت جو اتفاق فی سبیل اللہ کا ایک امتیازی زینہ ہے۔

3- تیسری شرط یہ بیان فرمائی کہ ذفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔ یہ شرط سب سے اہم اور موصی کی ساری زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔

✽..... نظام وصیت کے بارہ میں فرمایا:

”یہ میت خیال کر کہ یہ صرف دوران قیاس باتیں ہیں۔ یہ اس قادر کار ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔“

ان زور دار اور متدینانہ الفاظ سے نظام وصیت کی عظمت و شوکت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ اس مقدس نظام کی بنیاد رکھتے وقت یہ الفاظ مسیح پاک ﷺ کے قلم مبارک سے نکلے اور آج سو سال پورے ہونے پر بالخصوص خلافت خامہ کے بابرکت دور میں نظام وصیت کی عالمگیر وسعت کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے بھر جاتا ہے۔

✽..... نظام وصیت کی عظمت اور افادیت جاننے کے لئے یہ فقرہ بھی قابل توجہ ہے۔

”اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اس کا دائمی ثواب ہوگا اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔“

اس ارشاد میں ہر موصی کے لئے یز بدست نوید ہے کہ وہ دائمی ثواب کا مستحق ہوگا اور اس کی یہ مالی قربانی ایسی ہوگی کہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے ایصال ثواب کا موجب ہوگی اور صدقہ جاریہ کے طور پر اس کا فیض کبھی ختم نہ ہوگا۔

✽..... نظام وصیت کے نتیجے میں قائم ہونے والے بہشتی مقبرہ کے بارہ میں فرمایا:

”خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ ذفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔“

یہ پُر معارف فقرہ بہشتی مقبرہ کے قیام کے عالی مقصد کو خوب واضح کرتا ہے۔ ہر موصی کو کامل الایمان بننے کی دعوت دینے والا یہ فقرہ اسے یہ خوشخبری سناتا ہے کہ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے ذریعہ اس کا وجود آئندہ آنے والی نسلیں کے لئے نیکی کی تحریک کا موجب بن جائے گا۔ اور اس طرح اس کے نیک نمونہ کو دیکھ کر نیکی کی توفیق پانے والے اس کے لئے دعا گو ہوں گے اور وہ مرحوم موصی اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَّاعِلِهِ کے مطابق مرنے کے بعد بھی عند اللہ اجر اور ثواب پاتا رہے گا۔

✽..... حضرت مسیح پاک ﷺ کا ایک اور پیارا دعائیہ فقرہ ملاحظہ ہو:

”بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔“

عجز و انکسار کے پیکر حضرت مسیح پاک ﷺ کے قلم مبارک سے اپنے بارہ میں ”ہم“ کا لفظ بہت ہی منفرد مثال ہے۔ ظاہر ہے کہ اس لفظ کے استعمال کے پیچھے آپ کی اپنی ذات نہیں بلکہ آپ کے قلب اطہر میں اس قادر و توانا خدا کا خیال ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے اور جس کے ارادہ اور اذن سے یہ عظیم الشان نظام وصیت جاری ہو رہا تھا جیسا کہ اوپر کے ایک حوالہ میں ذکر ہو چکا ہے۔

اس ایک فقرہ میں مسیح پاک ﷺ نے کس خوبی اور کمال محبت سے ہر موصی کو تین نہایت جامع دعاؤں کی دولت سے مالا مال کر دیا ہے۔ خدا یہ دولت ہر موصی کو عطا فرماتا رہے۔

✽..... بہشتی مقبرہ کے بارہ میں آپ نے فرمایا:

”کوئی نادان اس قبرستان اور اس کے انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الہی ہے اور انسان کا اس میں دخل نہیں۔“

یہ جامع فقرہ ہر نادان کے اس شک اور بدظنی کو دور کرنے کے لئے بہت کافی ہے کہ یہ سارا نظام کسی ذاتی غرض، ارتکاز دولت یا دین میں اختراع اور بدعت کے طور پر جاری کیا گیا تھا اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ یہ سارا نظام وحی الہی پر مبنی ہے اور کسی انسانی سوچ یا منصوبہ کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ اس بات کا مزید ثبوت یہ ہے کہ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے مسیح پاک علیہ السلام کی بیان فرمودہ تیسری شرط میں یہ ذکر ہے کہ ذفن ہونے والا کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ ظاہر ہے کہ بدعتی عمل کرنے والے کو رد کرنے والا نظام خود بدعت پر مبنی کیسے ہو سکتا ہے؟

✽..... بہشتی مقبرہ کے بارہ میں یہ بنیادی فقرہ بھی خاص توجہ کے لائق ہے:

”کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں ذفن کیا جائے گا۔“

ایک اور پہلو سے دیکھا جائے تو یہ فقرہ ایک موصی کو ہر لمحہ بیدار کرنے کے لئے بہت کافی ہے کہ وہ وصیت کی جملہ شرائط کو ہمیشہ مد نظر رکھتے ہوئے ان کے مطابق زندگی بسر کرے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے وہ یہ مقام حاصل کر لے کہ عند اللہ بہشتی قرار پائے۔ یہی وہ بہشتی مقبرہ میں تدفین کی سعادت حاصل کر سکے گا۔

✽..... شرائط تدفین کے بارہ میں فرمایا:

”ضروری ہوگا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو۔ اور تقویٰ اور طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو۔ اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو۔ اور نیز حقوق عباد و غصب کرنے والا نہ ہو۔“

یہ فقرہ بھی بہت بنیادی اہمیت کا حامل ہے اور ہمیشہ ہر موصی کی نظروں کے سامنے رہنا چاہئے۔ یہ وہ امور ہیں جن سے ہر انسان اپنے اعمال کا محاسبہ کر سکتا ہے۔

✽..... نظام وصیت کے ذریعہ جمع ہونے والے اموال کا مصرف کیا ہوگا؟ فرمایا:

”انجن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا اس کو اختیار نہیں ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے۔ اور ان اغراض میں سے سب سے مقدم اشاعت اسلام ہوگی۔“

اس ایک فقرہ میں سارے نظام وصیت کی بنیادی غرض بہت خوبصورتی سے بیان کر دی گئی ہے۔ یہ سلسلہ محض اموال کے جمع کرنے کی خاطر نہیں جیسا کہ بعض نادان سمجھ سکتے ہیں بلکہ صرف اور صرف ان اغراض عالیہ کے لئے ہے جو اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہیں۔ اور یہ بیان کرنے کے ساتھ ہی وضاحت فرمادی کہ ان اغراض میں سب سے مقدم اشاعت اسلام ہے۔ اس سے ضمناً یہ وضاحت بھی ہو گئی کہ سلسلہ کی اغراض اور اشاعت اسلام میں باہم کوئی فرق نہیں۔ یہ دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ دوسرے یہ واضح ہوا کہ وصیتی مالوں کا بہترین مصرف اشاعت اسلام ہے۔

✽..... نظام وصیت کے سلسلہ میں یہ فقرہ بھی خاص توجہ کے لائق ہے:

”اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خاص وحی سے رو کیا جائے تو گو وہ وصیتی مال بھی پیش کرے تاہم اس قبرستان میں داخل نہیں ہوگا۔“

اس فقرہ سے ایک بار پھر اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ نظام وصیت کا مقصد ارتکاز دولت نہیں ہے اور نہ ہی محض دولت کے بل بوتے پر کوئی شخص اس مبارک بہشتی مقبرہ میں داخل ہونے کا استحقاق حاصل کر سکتا ہے۔ اصل اور بنیادی شرط تقویٰ کا اعلیٰ معیار ہے۔ چونکہ یہ سارا نظام وصیت دراصل وحی الہی پر مبنی ہے اس لئے اگر وحی الہی سے کوئی شخص رو کیا جائے تو وہ کسی صورت میں اس نظام کا حصہ نہیں بن سکتا خواہ وہ کتنا بھی مال پیش کرے۔

✽..... اس سارے نظام وصیت سے خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے؟ فرمایا:

”اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کھل جائے اور خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمان داری پر مہر لگا دیتے ہیں۔“

یہ فقرہ ہر احمدی کو بہت مستعد اور بیدار کرنے والا ہے۔ واضح طور پر فرمایا کہ نظام وصیت کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ مومن اور منافق میں ایک امتیاز قائم کر کے دکھادے۔ گویا اس کو سچے احمدیوں کے ایمان کا ایک معیار قرار دیا ہے اور ایک مخلص احمدی کی شان یہ ہے کہ وہ اس الہی انتظام کی اطلاع پانے کے بعد اس میں شمولیت سے پیچھے نہ رہے بلکہ فرمایا کہ جو احمدی فوراً اس میں شامل ہو جائیں گے وہ اپنے عمل کے ساتھ اپنی ایمان داری کا ثبوت دیں گے۔ اس پر زور تاکیدی فقرہ کو پڑھ کر ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ اس کا شمار کن لوگوں میں ہے۔

✽..... اسی مضمون کو ایک دوسرے پیرا میں یوں بیان فرمایا:

”وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلاوے اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔“

اس فقرہ سے واضح فرمایا گیا ہے کہ نظام وصیت اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان کے طور پر ہے۔ جو اس امتحان پر پورے اتریں گے وہی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سچے مومن ہوں گے۔ وہی طیب قرار پائیں گے جن کو اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نوازتا ہے۔ یہ زور دار فقرہ بھی ایک سچے احمدی کو اس بابرکت نظام میں شمولیت پر آمادہ کرنے کے لئے بہت کافی ہونا چاہئے۔

✽..... حضرت مسیح موعود ﷺ نے اس بابرکت نظام وصیت میں شمولیت کے بارہ میں بار بار تاکید اظہار فرمایا ہے۔ ایک موقع پر فرمایا:

”ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے، دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلایا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا اور اس سے ان کی پردہ داری ہوگی۔“

نظام وصیت کو اس وقت کا امتحان قرار دیتے ہوئے بالکل واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ اس نظام میں شامل ہونے والے ہی درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں گے۔ یہی امر ان کے عہد بیعت کی سچائی کا بھی گواہ ہوگا۔ اور پھر بہت ہی واضح اور دو ٹوک الفاظ میں فرمایا کہ اس ایک امتحان سے منافقوں کی منافقت خوب کھل کر سامنے آجائے گی اور اس طرح ہر شخص ان کو خوب جان لے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس فقرہ کو توجہ سے پڑھنے کے بعد کوئی مخلص احمدی اس بابرکت نظام سے باہر نہیں رہ سکتا۔

✽..... اور وہ مخلص جو امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود ﷺ کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس نظام وصیت میں شامل ہو جائیں گے ان کو کیا انعامات ملیں گے۔ اس سلسلہ میں فرمایا:

”اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔“

اور مزید فرمایا کہ ایسے لوگ حقیقی طور پر تارک الدنیا ہوں گے جو:

”یہ ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔“

یہ الفاظ اس قدر انعامات اور بشارات کی نوید پر مشتمل ہیں کہ سست سے سست احمدی کو بھی فوراً بیدار اور مستعد ہو جانا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو پانے کے لئے فی الفور اس بابرکت نظام میں شامل ہو جانا چاہئے۔ اس وقت کی غفلت بہت ہی بڑے گھائے کا سودا ہوگی۔

✽..... اس نظام میں شمولیت کی برکات کا بہت ہی مختصر الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نظام کا حصہ بنو گے تو

”بہشتی زندگی پاؤ گے۔“

گویا یہ حرف آخرت میں بہشت پانے یادے جانے کا وعدہ اور سودا نہیں ہے بلکہ اس نظام میں شمولیت کے ذریعہ تو دم نقد اسی دنیا میں بہشتی زندگی ان لوگوں کو مل جائے گی۔ اور قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ اگر کسی کو اس زندگی میں جنت کی حلاوت نصیب نہ ہوئی تو وہ آخرت میں بھی اس نعمت سے بے بہرہ اٹھایا جائے گا۔ کیا کوئی ایسا شخص ہو سکتا ہے جو یہ سب کچھ جاننے کے باوجود اس دنیا میں ہی بہشتی زندگی پانے کا خواہاں نہ ہو۔ کون سا ایسا بد بخت ہوگا جو اس نعمت سے محروم رہنا پسند کرے گا۔ خدا کرے کہ کوئی بھی ایسا نہ ہو۔

✽..... حضرت مسیح پاک ﷺ نے ہر ممکن طور پر نظام وصیت کی برکت اور اہمیت واضح کرنے کے ساتھ اس میں شمولیت کی تاکید فرمائی اور اس نصیحت کا پورا پورا حق ادا کر دیا۔ فجر اہ اللہ احسن الجزاء۔

آپ نے یہ سب کچھ انتہائی درد اور محبت سے بیان فرمایا اور کتاب کا آخری فقرہ یوں تحریر فرمایا:

”بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے۔ ﴿هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ﴾ (یسین: 53) وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی۔“

کتنے کرب اور دکھ کا اظہار ہے ان لوگوں پر جو امام الزمان کے دست مبارک پر بیعت کا عہد کرنے کے باوجود اس کے اس تاکید پر حکم کو ٹال دیں گے۔ خدا کرے کہ کوئی احمدی ایسا بد قسمت نہ نکلے۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح پاک ﷺ کے منشاء مبارک سمجھتے ہوئے اس بابرکت نظام و وصیت میں شمولیت کی توفیق اور سعادت عطا فرمائے۔ آمین

